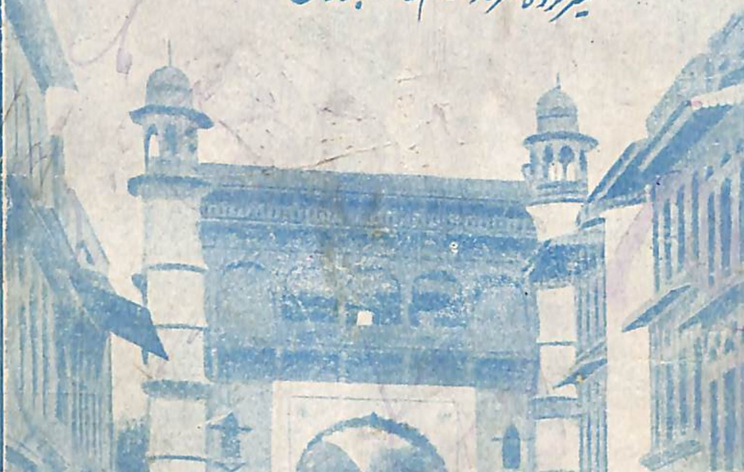
جلوۂ طور

(پہلا گلدستہ)



نقارخانہ برصدر دروازہ درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
تعمیر کردہ سرکار نظام حیدرآباد دکن ۱۳۳۱ھ

الیکٹرک بک ڈپو۔ چوراہہ نائی منڈی آگرہ

پتہ قابل دید کتب الیکٹرک ابوالعلائی پریس چھراہانائی منڈی آگرہ سے منگائیے

لیفٹ بیگمات کے پڑھنے کے قابل اخلاقی کتابیں

سترہ اخلاقی کہانیاں	۱۲/	پیارے خدا کی پیاری	
بڑا و چمپا کلی	۳/	نماز	۲/
کفایت شعار		سگھڑ سہیلی	
بی بی	۴/	انمول موتی	۲/
چترے اور چترانگی		ترتیب اولاد	۲/
کہانی	۴/	حسن آرا	۵/
سعیدہ خاتون	۳/	لاڈلا بیٹا	۳/
شکیلہ بیگم	۳/	بہشتی گوہر	۸/
آداب نسواں	۴/	حوران جنت	۳/
بڑا باورچی خانہ	۱۲/	زیور ایمان	۴/
راہ جنت	۳/	سوانح زیب النسا	۴/
زنانہ خطوط	۵/	سوانح نورجہاں	۵/
صبر کا انجام	۵/	پہیلی نامہ	۵/
بہشتی زیور کامل	۶/	تحفہ بہشتی موج کوثر	۴/

مخزن قوالی	۲/	فریاد عاشقان	۲/
گلشن خواجہ	۲/	لطائف بیربل چاچھے	۸/
بیان داغ	۲/	نعت مصطفےٰ	۲/
کلام داغ	۲/	گلدستہ نشتر اول	۲/
بہار داغ	۲/	ترانہ دلبر عرف حسینہ نگی	
دیوان مضطر	۳/	ترچھی نظر	۲/
نغمہ نشتر حصہ اول	۲/	انتخاب گل عرف	
عاشقوں کی چھیڑ		ترانہ بہار	۲/
چھاڑ اور معشوقوں		پرانا عاشق عرف	
کی پہچان	۲/	نیا قوال	۲/
نظارہ عشاق عرف		نیا معشوق عرف	
سیر گلزار		نرالا دلدار	۲/
حسینوں کی محفل	۴/ ۲/	جلوہ عشاق مجموعہ	
گلزار خواجہ حصہ اول	۱/	غزلیات	۲/
پھولوں کا گجرا کامل	۵/	مستانہ قوال	۲/
بہار محفل	۲/	ناز دلبر	۲/
قوال کا استاد	۲/	نرالا قوال	۲/
رنگیلا جوگی	۲/	خواجہ کی جوگن	۲/
رنگیلی مالن	۲/	... ...	...

گراموفون ریکارڈ کی مشہور و معروف قابل دید کتابیں

بزم عشرت	۴/	بزم راحت	۴/
بزم نشاط	۴/	بزم سرور	۴/
بزم طرب	۴/	مجموعہ قوالی	۲/
بہار قوالی	۲/	جنتی میوہ معروف بہار مدینہ	۳/
گلشن قوالی	۲/	گراموفون گائڈ	۴/
گلزار مدینہ	۲/	ہارمونیم گائڈ	۴/

جدید غزلیات کے قابل دید گلدستے

ناز و انداز	۲/	مستانی جوگن	۲/
گوہر جان	۲/	بزم پرستان	۲/
جلوہ حسن	۲/	حسن کشمیر	۲/
نگاہ الفت	۲/	البیلا قوال	۲/
دشمن جان	۲/	جلوہ طور	۲/
نور کی پتلی	۲/	بانکا قوال	۲/

عاشقانہ غزلیات کے ہرے بھرے قابل دید گلدستے

حسینوں کا ناز	۲/	ان صابر	۲/
گلزار خواجہ	۲/	گلدستہ قوالی	۲/

پتہ:- الیس عرف بخشیہ خواجہ بخش تاجر کتب و مالک الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ

۴۸۶

منتخب نعتیہ غزلیات کے سلسلہ کا

پہلا گلدستہ

کعبۂ کعبہ

مؤلفہ

جناب منشی شمشاد حسین صاحب منظر اکبرآبادی

حسب فرمایش

جناب سعید احمد صاحب تاجر کتب احمدآباد

و حسین مرزا صاحب تاجر کتب کری روڈ بمبئی

الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ میں چھپا

قیمت فی جلد ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلوۂ طور

لب پہ ہو ذکر ترا دل میں ہو اُلفت تیری

سرِ شوریدہ میں ہو سوزشِ اُلفت تیری — قلبِ مضطر ہو مرا اور محبت تیری

تو وہ واحد ہے کہ ثانی نہیں کوئی تیرا — آشکارا ہے ترے نام سے وحدت تیری

بس اسی حال میں بیت جائے مری عمر تمام — لب پہ ہو ذکر ترا دل میں ہو اُلفت تیری

ڈال دیتے مرے اعمال مجھے دوزخ میں — شاملِ حال اگر ہوتی نہ رحمت تیری

تو نے اقرار کیا خلد بریں کا اُن سے — جو کیا کرتے ہیں دن رات عبادت تیری

حشر میں بندۂ خاقانؔ کہے گا تجھ سے — میں گنہگار ہوں مطلوب ہے رحمت تیری

ہر برگ اور ذرّے میں اُسکی نمود ہے

کہتا ہے کون اسکو کہ وہ بے نمود ہے — ہے سب نمود اسی کی وہی کل وجود ہے

کیا جانے اسکو کوئی کہ یہ کسکی شان ہے — یہ رنگ چرخ کا جو ازل سے کبود ہے

عارف ہے گر تو دیکھ لے چشمِ بصیرت سے دیکھئے — ہر برگ اور ذرّے میں اسکی نمود ہے

موجود ہو کے رہتا ہے آنکھوں سے وہ نہاں — عین الوجود پر وہ عدیم الوجود ہے

روزِ الست حق نے یہ تعلیم دی مجھے — ہستی و بود میری عدم کی نمود ہے

جامِ جہاں نما ہے کہ پہلو میں دل مرا — ہر ایک کے ضمیر کی مجھ پر کشود ہے

نار ہو نور اگر فضل تو اپنا کر دے

تو وہ قادر ہے کہ نابینا کو بینا کر دے
اور گونگے کو اگر چاہے تو گویا کر دے

ہے ترا نامِ مبارک مرے مولا شافی
سخت بیمار کو تو چاہے تو اچھا کر دے

نظر آتا ہے ہر وقت ترا اسمیں جمال
مرأتِ دل کو مرے ایسا مجلےٰ کر دے

جس طرف دیکھوں فقط تیرا ہی جلوہ دیکھوں
شیشۂ دل میں وہ جوہر مرے پیدا کر دے

گو کہ موقوف قیامت پہ ہے اسکا وعدہ
چاہے مُردوں کو اگر تو ابھی زندہ کر دے

خشک دریا ہو اگر قہر ہو تیرا نازل
نار ہو نور اگر فضل تو اپنا کر دے

اپنے بندوں کا کارساز ہے تو

اے خدا سب کا کارساز ہے تو
اے خُدا سب کا دلنواز ہے تو

سب سے بالا ہے سب سے برتر ہے
سب سے اعلیٰ ہے سرفراز ہے تو

تو ہی خالق ہے تو ہی رزاق ہے
تو مربّی ہے جان نواز ہے تو

اختر و مہر و ماہ و ارض و سما
بانیٔ جملہ برگ و ساز ہے تو

جتنی خلقت ہے سب ہے حاجتمند
اک فقط ذاتِ بے نیاز ہے تو

تیرے بھیدوں سے ہم نہیں واقف
ہاں مگر رازدانِ راز ہے تو

کام بگڑے ہوئے بناتا ہے
اپنے بندوں کا کارساز ہے تو

تو ہے حاجت روا غریبوں کا
دل شکستوں کا دلنواز ہے تو

رشکِ کعبہ وہ خانۂ دل ہے
جسمیں گرمِ خرام ناز ہے تو

برق لاتقنطو کا قائل ہے
صادق الوعدہ راستباز ہے تو

دیکھو دیکھو وہ جنابِ شہِ انور نکلے

جبگھڑی روح مری خالقِ اکبر نکلے
دمبدم منہ سے مرے نام پیمبر نکلے

کوئی حوروں کا کوئی خلد کا طالب نکلا
ہم قیامت میں فقط طالبِ سرور نکلے

تا ابد مجھسے نہ چھوٹے یہ گلستانِ بہشت
کوئے حضرت سے قدم میرا نہ باہر نکلے

جاؤں حضرت کی زیارت کے لئے یثرب کو
جلد ارمان یہ مرا خالقِ اکبر نکلے

دڑو دوڑو قدمِ پاک کو چومو چومو
دیکھو دیکھو وہ جنابِ شہِ انور نکلے

دیکھکر خوفِ جہنم سے پریشان ہم کو
مژدۂ خلد سنانے شہِ انور نکلے

شہنشاہِ عرب کی شان اور شوکت کا کیا کہنا

شفیعِ دوجہاں کی چاند سی صورت کا کیا کہنا
دوعالم اسپہ شیدا ہے تری قدرت کا کیا کہنا

خواصِ سورۂ یٰسین کی آیت کا کیا کہنا
شہِ عالم تری قرآن کی مدحت کا کیا کہنا

فرشتے پڑھتے ہیں واللیل وصفِ زلفِ احمد میں
شہنشاہِ عرب کی شان اور شوکت کا کیا کہنا

قیامت تک اسیرِ عشقِ محبوبِ خدا ٹھہرا
دلِ مضطر ترے اِس قید کی مدت کا کیا کہنا

مرا دل مبتلا ہے ان دنوں عشقِ پیمبر میں
خدا رکھے خدا رکھے مری حسرت کا کیا کہنا

درِ محبوب کی حاصل ہوئی ہے جبّہ فرسائی
مری قسمت کا کیا کہنا مری قسمت کا کیا کہنا

شبِ معراج پہونچے آن میں عرشِ معلّیٰ پہ
رسول اللہ کی اس شان اور شوکت کا کیا کہنا

مرا سر اور خاکِ آستانِ حضرتِ اقدس میں
بر آئی آرزو دل کی مری قسمت کا کیا کہنا

میں عاشق کوئے احمد کا ہوں میری کچھ نہیں خواہش
مبارک تجھکو اے رضواں تری جنت کا کیا کہنا

کرے کیا عاشقِ احمد تمنا مر کے حور کی
ملے جو جیتے جی یثرب میں اس جنت کا کیا کہنا

تم کرم کر دو تو بیڑا پار ہے

دل جو محرومِ وصالِ یار ہے — زندگی بیکار سے بیکار ہے
تاج کی اس سر کو پھر پروا نہیں — جس پہ تیرا سایۂ دیوار ہے
ہے مسیحا ہجر میں نام آپ کا — یہ بھی درمانِ دلِ بیمار ہے
ہیں برابر جس میں سب شاہ و گدا — یا نبیؐ وہ آپ کی سرکار ہے
دل میں ہیں داغِ غمِ عشقِ نبیؐ — کیا پھلا پھولا ہوا گلزار ہے
ہیں مجھے خو گل مدینے کے پسند — فکرِ جنت کیوں گلے کا ہار ہے
ہوں فتادہ میں ہجومِ حشر میں — دستگیری آپ کی درکار ہے
چھا رہا ہے ابرِ فیضانِ رسولؐ — رحمتوں کی ہر طرف بوچھار ہے
کشتیٔ سیماب ہے طوفان میں — تم کرم کر دو تو بیڑا پار ہے

میرے حامی ہیں محمدؐ مجھے پروا کیا ہے

پوچھنے آئے ہیں مجھ سے کہ تمنا کیا ہے — مدنی ہوں مجھے اب ہند کی پروا کیا ہے
میں تو ہوں ہند میں اور دل ہے مدینہ میں پڑا — سر کے بل میں بھی چلوں ہند میں رکھا کیا ہے
ہے گراں باریٔ عصیاں سے مرا حال بُرا — آہ و زاری کے سوا اب مجھے آتا کیا ہے
چل مدینے کو محمدؐ ہیں شفیعِ محشر — سر بزانو تو یہاں بیٹھ کے روتا کیا ہے
نہ نکیرین کا ہے خوف نہ دوزخ کا ہے ڈر — میرے حامی ہیں محمدؐ مجھے پروا کیا ہے
اے صبا بہرِ خدا ہو مری پیغام رساں — بگڑی بنتی ہے مری تیرا بگڑتا کیا ہے
عکس آئینۂ رخِ تاباں کا دل پر میرے — اب اگر موت بھی آ جائے تو پروا کیا ہے

قمری بھی ترے عشق میں مستانہ بنی ہی

کس شان کا روضہ ترا ماہِ مدنی ہے
کیا بات نظر میں تری اللہ غنی ہے
نظروں میں سماتی نہیں کونین کی دولت
ملتی ہے اُسیکو تیرے روضہ کی گدائی
بُلبل بھی ترے حُسنِ دل آرا کی ہی جوگن
ہر رنگ میں اک رنگ نمایاں ہے اسی کا
منظر ہے بھکاری ترے دربار کا خواجہؒ

اجمیر میں جنت نئی شانوں سی بنی ہے
بگڑی ہوئی تقدیر اشاروں میں بنی ہے
شان اُنکے فقیروں کی یہہ اللہ غنی ہے
جو عالمِ اسباب میں قسمت کا دھنی ہے
قمری بھی ترے عشق میں مستانہ بنی ہی
اجمیری و چشتی وہ ہی مکی مدنی ہے
تو بادشہِ ہند حُسینی حَسَنی ہے

رونق فزا ہی دین کا وہ رہبر اجمیر میں

آسودہ ہے شبیرؓ کا لخت جگر اجمیر میں
دھوتی ہیں حوریں خلد کی درگاہِ عالی جاہ کو
اسلام کا ڈنکا بجا اسلام پھیلا جا بجا
میں نے سُنی ہے یہ صدا کانوں نے لکّے بارہا
جبریلؑ و میکائیلؑ کو جو عمر بھر تعلیم دے
جسدن سی خواجہؒ آئے ہیں انوار ایسے چھائے ہیں
تو پوچھ اپنی عقل سی ممکن بھی ہی جائز بھی ہے
بانہ ہو فراق اپنی کمر دل دے رہا ہی یہ خبر

شانِ خدا اسواسطے ہی جلوہ گر اجمیر میں
دیتے ہیں جھاڑو آنکر شمس و قمر اجمیر میں
خواجہ کے ڈیرے پڑ گئے جب آنکر اجمیر میں
پڑھتے ہیں کلمہ خواجہؒ کا سنگ و شجر اجمیر میں
رونق فزا ہے دین کا وہ راہبر اجمیر میں
سب بن گئے ہیں نور کے دیوار و در اجمیر میں
تشریف فرما ہوں اگر خیر البشر اجمیر میں
حاصل تمہیں ہو جائیگی فتح و ظفر اجمیر میں

بنا ہی عرش نقارہ معین الدین چشتی کا

دو عالم میں ہوا شہرہ معین الدین چشتی کا
جسے دیکھو وہ ہی شیدا معین الدین چشتی کا

فلک پر جا بجا ڈنکا معین الدین چشتی کا
بنا ہی عرش نقارہ معین الدین چشتی کا

مصور بس نہ کھینچ اتنا تصور رنگ پر آیا
کہ دل پر کھینچ گیا نقشہ معین الدین چشتی کا

ہوا گیا بول بالا دین کا جڑ کفر کی اکھڑی
گڑا جب ہند میں جھنڈا معین الدین چشتی کا

چلو اب کشتیاں بھر بھر کے لیلو گوہر مقصد
دل پر فیض ہی دریا معین الدین چشتی کا

تمہاری میں لکھوں تعریف کیا محبوب سبحانی

ادا ہو وصف کس سے آپ کا محبوب سبحانی
کہ ہو سردار فوج اصفیا محبوب سبحانی

اماں ہر طرح سے پائی ہے اسنے دور گردوں سے
تری درگاہ میں جو آگیا محبوب سبحانی

ابھی بس ایک دم میں مردہ صد سالہ جی اٹھے
اشارہ آپ گر کر دیں ذرا محبوب سبحانی

انیس بیکساں ہو جائیں بیچارگان تم ہو
تمہاری میں لکھوں تعریف کیا محبوب سبحانی

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کے پیارے ہو
ہو لخت قلب شاہ کربلا محبوب سبحانی

ادب کیسا تھا آتے ہیں تری درگاہ میں قدسی
وہ تیرا رعب ہے اور دبدبہ محبوب سبحانی

امیر دو جہاں تو بادشاہ ہفت کشور ہے
ترے محتاج ہیں سب انبیا محبوب سبحانی

اگر تیرے در اقدس پہ کوئی خستہ دل آئے
ترے فضل و کرم سے خوش ہوا محبوب سبحانی

اسیر درد و غم چھٹ جائے دم میں فضل خالق سے
جو لے اسم مبارک آپ کا محبوب سبحانی

مری ہی حال پر ہو چشم الطاف و کرم شاہا
کہ میں ہی ہوں تمہارا ہی گدا محبوب سبحانی

جنت الفردوس روضہ ہے جناب غوث کا

کس کا رتبہ ہے جو رتبہ ہے جناب غوث کا
فیض عالم آشکارا ہے جناب غوث کا

جیتے جی جنت کی لوگوں کو کرا دیتے ہیں سیر
یہ بھی اک ادنیٰ کرشمہ ہے جناب غوث کا

بادشاہوں کو گدائی کی تمنا ہے وہاں
واہ کیسا آستانہ ہے جناب غوث کا

خادمِ درگاہ رضواں سے نہیں رتبے میں کم
جنت الفردوس روضہ ہے جناب غوث کا

وہ کسے دیکھے نگاہوں میں ہیں جسکی غوث پاک
وہ کسے چاہے جو شیدا ہے جناب غوث کا

سب فرشتے مدح کرتے ہیں شہِ بغداد کی
آسماں پر ذکر رہتا ہے جناب غوث کا

جسکو چاہیں زندۂ جاوید کردیں دفعتاً
عالم ہستی پہ قبضہ ہے جناب غوث کا

اسکو ہو سکتا نہیں ہرگز غم لیل و نہار
رات دن جسکو وظیفہ ہے جناب غوث کا

مجھکو اے سیماب پروا بادشاہی کی نہیں
بندۂ درگاہ بندہ ہے جناب غوث کا

ہوں میں کس کا نام لیوا خواجۂ اجمیر کا

کس قدر عالی ہے رتبہ خواجۂ اجمیر کا
معترف ہے اک زمانہ خواجۂ اجمیر کا

کس قدر خاطر جناب غوث کو منظور تھی
کر لیا منظور کہنا خواجۂ اجمیر کا

جیتے جی جو دیکھنا چاہے ریاضِ خلد کو
دیکھلے وہ جا کے روضہ خواجۂ اجمیر کا

مجھکو جنت میں نہ لیجائیں فرشتے بعد مرگ
ہے یہ کافی آستانہ خواجۂ اجمیر کا

کس لئے مسرور ہوں کیا پوچھتا ہے ہمنشیں
چھا رہا ہے دلمیں جلوہ خواجۂ اجمیر کا

مجھکو اے سیماب کیا لیگا ستا کر آسماں
ہوں میں کس کا نام لیوا خواجۂ اجمیر کا

یوسف کا تذکرہ ہے زلیخا کے سامنے

دارا کی اصل کیا شہِ بطحیٰ کے سامنے
قطرے کو کب فروغ ہو دریا کے سامنے

آنکھوں میں پھر رہا ہے جمالِ مہِ عرب
ہر وقت برقِ طور ہے موسیٰؑ کے سامنے

مر جاؤں تیری راہِ محبت میں یا نبیؐ
مٹ جاؤں تیرے نقشِ کفِ پا کے سامنے

ہو کیوں نہ دل کو وصفِ حبیبِ خدا پسند
یوسف کا تذکرہ ہے زلیخا کے سامنے

کشتہ ہے یہ مرا اسے لیجاؤ خلد میں
کہدیں یہ کاش وہ مجھے بلوا کے سامنے

لیجا رہا ہے شوقِ زیارت کشاں کشاں
مجنوں چلا ہے ناقۂ لیلیٰ کے سامنے

قربان میں روضۂ خیر الوریٰ پہ جان
جنت ہے ہیچ گلشنِ طیبہ کے سامنے

آیۂ لا تقنطو کو یاد رکھ

حسنِ محبوبِ الٰہیؒ یاد رکھ
عشق کے غم میں بھی دلکو شاد رکھ

اے دلِ مشتاق کیوں ہے ناامید
آیۂ لا تقنطو کو یاد رکھ

ہم تو تیرے ہو چکے اے حسنِ یار
قید رکھ زلفوں میں یا آزاد رکھ

قصرِ جنت کی اگر ہے آرزو
دل کے اندر درد کی بنیاد رکھ

سہل ہو جائینگی سب دشواریاں
اے دلِ بیتاب اسکو یاد رکھ

اے صبا "سلطان جیؒ" کو لیکے چل
خاک کو میری نہ یوں برباد رکھ

فیض پاتے ہیں ہزاروں خوش نصیب
یارب اس درگاہ کو آباد رکھ

کیا ہی دولت سرائے خواجہؒ ہے

دل مرا مبتلائے خواجہؒ ہے
جان میری فدائے خواجہؒ ہے

دل میں ہے ذکرِ یا معین الدین
اور کچھ آرزو نہیں دل کی
قبلہ کہتا ہے اور کوئی کعبہ
فخر شاہوں پہ اسکو ہے حاصل
روزِ محشر ہو خوف کیا اس کو

لب پہ ہر وقت ہائے خواجہ ہے
آرزوئے لقائے خواجہ ہے
کیا ہی دولت سرائے خواجہ ہے
جو کہ ادنیٰ گدائے خواجہ ہے
جو کہ زیرِ ردائے خواجہ ہے

رنگ میں وارث کے چولا رنگ دے

رنگ دے رنگریز ایسا رنگ دے
ہے ابھی ہلکا مرا رنگِ سرور
رنگِ عالم سے مجھے مطلب نہیں
ہیں تو رنگِ عشق کے قابل نہیں
شانِ نیرنگی ہو میرے رنگ میں
رنگ کا تو خود ہی کر لے انتخاب
رنگ اتنی بیخودی کے ہوں نصیب
کالی کالی تیری زلفوں کی ہو خیر
ہے وہ خود رنگ ریز گھر کا رنگ ہی
میرا بانا میرا احرام وجود

دل کا ہر نیرنگ رنگا رنگ دے
تیرے قربان اور گہرا رنگ دے
اپنی رنگت میں سراپا رنگ دے
ہے تری مرضی تو اچھا رنگ دے
سب سے بہتر ہے جو کہا رنگ دے
دیکھکر رنگِ زمانہ رنگ دے
میرا ہر اک رنگ تیرا رنگ دے
اک مجھے کالی کملیا رنگ دے
جسکو جیسا چاہے ویسا رنگ دے
سوندھا سوندھا سا سہانا رنگ دے

حسرتِ رنگین یہ ہی سیماب کی
رنگ میں وارث کے چولا رنگ دے

جگر سوزاں دلِ بیمار دارم

دلِ شیدائے روئے یار دارم
اسیرِ زلف آں دلدار دارم
مرا روئے تو باشد دین و ایماں
بکفرِ زلفِ تو زنّار دارم
خدارا کن مسیحائی ازاں لب
جگر سوزاں دلِ بیمار دارم
ز داغ ہجرِ محبوب الٰہی
درونِ سینہ صد گلزار دارم
سرو کارے ندارم اہلِ دنیا
مگر کارے ازاں سرکار دارم
بدل دارم چو لالہ داغ ہائے
بہار غیرتِ گلزار دارم

اذانوں میں تیری صدا کملی والے

کبھی خواب میں ہی تو آ کملی والے
کبھی روئے روشن دکھا کملی والے
سمایا ہوا تو ہے ذاتِ خدا میں
تری ذات میں ہے خدا کملی والے
کسی طرح ہو قیدِ غم سے رہائی
ہمارے لئے بھی دعا کملی والے
مری ناؤ نکلے گی کیونکر بھنور سے
کہ تو ہے مرا ناخدا کملی والے
محبت کا بیمار دم توڑتا ہے
نہیں اب اُمیدِ شفا کملی والے
حدیثوں میں تیری ہدایت نمایاں
اذانوں میں تیری صدا کملی والے
مجھے بھی شرابِ محبت پلا کر
تو مستانہ اپنا بنا کملی والے
ہوا شق قمر اک اشارہ سے کیسے
تھا ادنیٰ ترا معجزہ کملی والے
پھرے دم کوئی کس طرح عاشقی کا
فدا تجھ پہ حبیب ہے خدا کملی والے

واہ کیسی ہے خدا کی شان، شانِ مصطفیٰ ۲۱

ہے عبادت مومنو ذکر و بیانِ مصطفیٰ — جا بجا قرآں میں ہے وصفِ شانِ مصطفیٰ

عرش پر حضرت کو بلوا ہی لیا اللہ نے — دیکھئے اللہ اکبر کیا ہے شانِ مصطفیٰ

آپ محبوبِ خدا ہیں آپ کا کیا پوچھنا — اور کیا ہو اس سے بڑھ کر عز و شانِ مصطفیٰ

شافعِ روزِ جزا ہیں ساقیٔ کوثر ہیں — واہ کیسی ہے خدا کی شان شانِ مصطفیٰ

وصفِ خلقِ مصطفیٰ کرتا ہے خالق ای ذہین — اُمتی سے کیا ہو مدحِ عز و شانِ مصطفیٰ

خمارِ دیدۂ مستانہ دارم

بحمد اللہ دلِ دیوانہ دارم — ہوائے کوچۂ جانانہ دارم

ز جامِ عشقِ ساقی پُر سرورم — خمارِ دیدۂ مستانہ دارم

گدائے کوئے تو ہستم و نازم — خیالِ شوکتِ شاہانہ دارم

فزوں از بلبلِ شیدا ست شورم — بدل سوزِ دلِ پروانہ دارم

مرا نوشان و مادم جام ساقی — سرت گردم چہ خوش میخانہ دارم

بچائیے سرورِ دو عالم تمہاری اُمت عذاب میں ہے

ضیائے انوارِ حسنِ مطلق رخِ رسالت مآب میں ہے
انہیں کا سایہ ہے نور افگن جو روشنی آفتاب میں ہے
جو یوسفِ خوش جمال تم ہو تو موسئی پر جلال تم ہو
تمہارا ثانی سنا نہ دیکھا خیال میں ہے نہ خواب میں ہے
نسیمِ باغِ الست ہو تم بہارِ گلزارِ ہست ہو تم

جو عکسِ عارض ہے رنگِ گُل میں عرق کی خوشبو گلاب میں ہے
قرار عاشق کو کیونکر آئے جہاں میں اندھیر کیوں نہ چھائے
قمر کے دل پر ہے داغ جسکا وہ چاند سامنے نقاب میں ہے
جہاں سے گر دل لگانا چاہو طلسم ہستی کی سیر کر لو
حقیقت اسکی سراب میں ہے نمونہ اس کا حباب میں ہے
نہ علم باقی رہا نہ تقویٰ گنوا کے بیٹھے ہیں دین و دُنیا
بچائیے سرورِ دو عالم تمہاری اُمت عذاب میں ہے

سامنا ہے جلوۂ دیدار کا

کُھل نہ جائے راز عشقِ یار کا
ان کے آتے ہی شب غم ہو گیا
پھول ارمانوں کے ہیں کیا کیا کھلے
دیکھتے ہی دیکھتے دل لے گئی
منزلِ عرفاں میں تھا ہر قافلہ
مل گیا وہ قافلہ سالار آج
اے عرب کے چاند اے مہرِ عجم

سامنا ہے جلوۂ دیدار کا
رنگ پھیکا دیدۂ خونبار کا
دل ہے یا تختہ کبھی گلزار کا
یہہ کرشمہ ہے نگاہ یار کا
منتظر اک قافلہ سالار کا
لگ گیا اب کھوج منزل یار کا
تیرے سر سہرا رہا انوار کا

ہے یہ لے سیماب فخر بہترین
اُمتی ہوں احمدِ مختار کا

اک چشم عنایت مجھپر بھی یا عبدالقادر جیلانیؒ

مقبول خدا محبوب نبیؐ یا عبدالقادر جیلانیؒ
ہاں دیر نہ لے سرکار کرو تم ڈوری کھینچو پار کرو
تم غوث جہاں تم قطب زماں تم سا ہے کوئی دنیا میں کہاں
مایوس ہے دل مجبور ہے دل بے صبر دل رنجور ہے دل
کوئی میرا غمخوار نہیں کوئی میرا دلدار نہیں
تقدیر مری برگشتہ ہے تدبیر مری وارفتہ ہے
سنتا ہوں کہ مولا آٹھ پہر ہوتی ہے تمہارے روضہ پر
میں بندۂ مسکین و گدا میں بے وارث میں بے مولا
ہے سوز دروں سے دل سوزاں بیتاب ہوں مجھکو تاب کہاں

مقصود جہاں اولاد علیؓ یا عبدالقادر جیلانیؒ
اب ناؤ بھنور میں آن پڑی یا عبدالقادر جیلانیؒ
تم ہو بیشک سبھونکے ولی یا عبدالقادر جیلانیؒ
ہے جان مصیبت میں میری یا عبدالقادر جیلانیؒ
میں وہ بیکس ہوں وہ دکھی یا عبدالقادر جیلانیؒ
پھر کون سنے بپتا میری یا عبدالقادر جیلانیؒ
فریاد رسوں کی داد رسی یا عبدالقادر جیلانیؒ
اک چشم عنایت مجھپر بھی یا عبدالقادر جیلانیؒ
بجھتی ہی نہیں ہے دل کی لگی یا عبدالقادر جیلانیؒ

میرے غم کی داستاں تو ہی تو ہے

نالہ ہائے بلبلاں تو ہی تو ہے
کیوں نہ جان دیں عاشقان خستہ تن
عاشق شوریدہ سر کی کیا مجال
میں سناؤں کسکو اپنا حال زار
قاضی الحاجات تیری ذات ہے
بے نشاں ہوکر ملا تیرا نشاں

ناز مست گلرخاں تو ہی تو ہے
شوخی چشم بتاں تو ہی تو ہے
گریہ و آہ و فغاں تو ہی تو ہے
میرے غم کی داستاں تو ہی تو ہے
دستگیر بیکساں تو ہی تو ہے
اے نشان بے نشاں تو ہی تو ہے

صاف ظاہر ہی کہ اس انداز سے
آپ اپنا مدح خواں تو ہی تو ہے

دبیرِ کلکِ قدرت کے نگارِ اولیں تم ہو

قسیمِ حوضِ کوثر مالکِ خلدِ بریں تم ہو
خدائی میں خدا کے بعد جو کچھ ہو تمہیں تم ہو

یہ مانا شہرۂ آفاق ہیں یوسف حسینوں میں
مگر جسکے اٹھائے ناز حق نے وہ حسیں تم ہو

تمہارا ہی سہارا حشر میں اچھے بُروں کو ہے
پناہِ انبیا تم ہو شفیع المذنبیں تم ہو

عجب کچھ لطف سے جانِ حزیں تن سے نکلجائے
جو وقتِ نزع میری روبرو یا شاہِ دیں تم ہو

گناہوں سے قیامت میں مجھے پھر کیوں ہو اندیشہ
شفیعِ روزِ محشر جب شفیعِ مذنبیں تم ہو

زلیخا کو کیا شیدا، بنایا قیس کو مجنوں
مہ کنعان بھی تم ہو لیلیٰ محمل نشیں تم ہو

کھنچے ہیں آپ کے خاکے سے ساری نقشِ عالم
دبیرِ کلکِ قدرت کے نگارِ اولیں تم ہو

دل میں تصویرِ پیمبرؐ لیگیا

کوئی صبرِ جانِ مضطر لے گیا
دل کو نظروں میں چُرا کر لے گیا

ہائے کیوں برباد کرنیکے لئے
اس کے کوچہ میں مقدر لے گیا

ہم تو پھولوں کو ترستے ہی رہے
بھرنے والا جھولیاں بھر لیگیا

دلربا کو چال کیسی یاد تھی
دل مرے پہلو سے کیونکر لیگیا

مرگیا آخر مریضِ شامِ غم
حسرتِ دیدارِ دلبر لے گیا

دیکھ اپنے ناتوانوں کا عروج
ایک ہی جھونکا فلک پر لے گیا

مرتے مرتے کر گیا سیماب کام
دل میں تصویرِ پیمبرؐ لے گیا

آگرہ میں بہترین پریس

اُردو۔ ہندی ٹائپ اور لیتھو کی چھپائی کے لئے بہترین مطبع الیکٹرک ابو العلائی پریس ہے۔ جو نصف صدی سے قائم ہے اور جس نے ملک میں ایک خاص مقبولیت حاصل کر لی ہے۔

اب اپنی ذاتی وسیع اور شاندار عمارت میں بہترین اسٹاف کے ساتھ کام کر رہا ہے۔

اِس مطبع میں

ہر ضروری کتاب۔ ناول۔ سوانح عمریاں۔ میلاد شریف۔ مراثی۔ درسی کتابیں۔ زنانہ لٹریچر کی کتابیں۔ وغیرہ نہایت سستی ملتی ہیں۔ تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے۔ کتابوں کی فہرست بلا قیمت منگایئے۔

کتابوں کی تصیح و صحت کا خاص انتظام ہے۔ یہ آگرہ میں سب سے زیادہ معتبر مطبع ہے۔ اہلِ معاملہ توجہ فرمائیں۔

المشتہر

ایس خواجہ بخش غفور بخش تاجر کتب و مالک الیکٹرک ابو العلائی پریس

بھوراہہ نائی منڈی آگرہ

یہ مشہور و معروف ڈرامے الیکٹرک ابوالعلائی پریس چوراہا نائی منڈی آگرہ سے منگائیے

کتاب	قیمت
بلوا منگل عرف سورداس	۱۲ر
چندراولی بالتصویر	۵ر
معشوقہ مصر عرف کالی ناگن	۶ر
خونی بلا عرف سنہری ناگن	۸ر
بہارستان عشق عرف اندر سبھا	۴ر
لوز کی پتلی	۵ر
سیر پرستان	۴ر
شیریں فرہاد	۵ر
قدرت کا انصاف	۱۲ر
مسلم پجاری	۱۰ر
کلام رحمت	۱۲ر
زہری سانپ بالتصویر	۵ر
ریاین کامل ۲ حصہ بلا جلد بالتصویر	۱۲ر
مجلد نقرہ	عکر
زندہ در گور ناٹک	۴ر
صید ہوس	۵ر
میٹھا زہر	۵ر
چترابکاولی	۵ر
خواب ہستی	۵ر
دیو بالا	۵ر
زندہ در گور عرف زہر کی انگوٹھی	۱۲ر
حور عرب، نور عرب	۱۲ر

کتاب	قیمت
گلستان خاندان ہامان فریب شیطان	۵ر
شہید ناز	۵ر
ظلم چنگیز عرف اسیر حرص بالتصویر	۵ر
نیک پروین عرف سلوکنیا	۱ر
خود پرست	۵ر
خدا دوست	۴ر
امداد غفار	۴ر
شان اسلام عرف ترکی تلوار	۸ر
فخر عرب	۱۴ر
کرشن بال لیلا عرف کنس بدھ	۱۲ر
گورکھ دھندا	۸ر
خون ناحق عرف ہملٹ	۵ر
مالن کی بیٹی	۵ر
گل و رزینہ	۵ر
دست ابلیس	۱۲ر
علی بابا چالیس چور	۵ر
ست نرائن	۵ر
داؤ پیچ	۵ر
مہابھارت بالتصویر	۵ر
ست دان ساوتری	۱۰ر
درد جگر	۱۲ر
مظلوم ثریا عرف اسلامی ہیرا	۱۲ر

کتاب	قیمت
امر سنگھ راٹھور عرف شاہجہان	عہر
محبت کا پھول	عہر
غریب ہندوستان	عہر
زنجیر گوہر بالتصویر	۵ر
سنگین بکاولی	۵ر
جام جہاں نما	۵ر
قتل نظیر بالتصویر	۵ر
بھول بھلیاں	۵ر
لیل ونہار	۵ر
گلنار فیروز	۵ر
دلفروش	۵ر
پورن بھگت بالتصویر	۵ر
پورن بھگت بزبان پنجابی	۵ر
دان ویر کرن	۱۲ر
حقیقت رائے بالتصویر	۵ر
عاشق زار عرف جان نثار	۱۲ر
باوفا قاتل	عہر
اتفاق یعنی دیر	عہر
دیش بندھو عرف اسیر کمسن	۱۲ر
اسلامی جھنڈا	۴ر
جلاد عاشق	عہر
شاہی فرمان	عہر
عالمگیر غازی	۱۲ر
لیڈی لاجونتی	۴ر

کتاب	قیمت
تین انڈے عرف مہاراجہ بکرماجیت	۱۲ر
شریمتی منجری	۸ر
ثریا چتر عرف راجہ بھرتری	۵ر
شریف بدمعاش	۱۲ر
سنہری فریب عرف خون کا خون	۵ر
فتح حق عرف مریض سلطان	۱۲ر
خوبصورت بلا	۵ر
یہودی لڑکی	۵ر
ظلم وحشی	۴ر
حیرت افزا	۴ر
سنہری خنجر	۸ر
دیش بھگت	۱۲ر
بزم فانی	[illegible]
نیرنگ الفت	۴ر
میران بائی	۸ر
دشمن ایمان	۵ر
راجہ سکھی کرشن اوتار	۴ر
اکھاڑہ بھیارہ	۵ر
خون جگر عرف شام جوانی	۸ر
بزم فیروز سلطان	۴ر
وطن پرست	۴ر
یہ حسن یونان عرف جوش	
توحید	۱۲ر
قومی فرشتہ	۹ر

پتہ:- ایس غفور بخش خواجہ بخش تاجر کتب و مالک الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ